© rasailojaraid.com

ڈاکٹر خلیفہ عبدالحکیم

دِل کی دُنیا

جہاں میرا ہے تو اُپنا بنا لے
تقاضا تھا خدا کا یہ بشر سے

بنایا دل نے پھر اک آسماں اور
بنے تارے جہاں خونِ جگر سے

زمیں بھی اس نے خود اپنی بنائی
دیا پھولوں کو پانی چشمِ تر سے

طرب نے شاخ پر کچھ گُل کھلائے
مگر جھڑتے رہے ہری غم کے اثر سے

گناہوں نے بھی کی کچھ آبیاری
بنے کالی گھٹا اور اس پہ برسے

گرائے شرمساری نے جو آنسو
درخشاں تر تھے وہ لعل و گہر سے

بنایا مُرغِ جاں نے آشیانہ
لیے تنکے مگر برق و شرر سے

زماں کا اور مکاں کا اس میں کیا دخل
یہ کشور ہے پرے حدِّ نظر سے

جو نُور اس میں ہے عالم میں کہاں ہے
نکلتا یہ نہیں شمس و قمر سے

پرے ہے وقت سے یہ دل کی دُنیا
نہیں یہ آشنا شام و سحر سے

جنھیں کچھ ایسی دُنیا کی خبر ہے
وہ ہیں معلوم ہوتے بے خبر سے

© rasailojaraid.com